// Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://al-azhaar.org/issueone2021.html

URL: http://al-azhaar.org/issuetwo2019.html

Article DOI: https://doi.org/10.46600/almilal.v2i1.59

AMJRT

Kaleem ullah, et al.

Title Poverty Alleviation Measurements, Taken by the Government of Pakistan: A Sharia Review

Author (s): Sibghat Ullah and Dr. Muhammad Fakhrud Din

Received on: 26 June, 2021

Accepted on: 27 May, 2022

Published on: 25 June, 2022

Citation: Sibghat Ullah and Dr. Muhammad Fakhrud Din"Construction: Poverty Alleviation Measurements, Taken by the Government of Pakistan: A Sharia Review," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 211-222

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

تخفیف غربت کے لئے اٹھائے گئے پاکستانی حکومت کے اقدامات کا جائزہ: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Poverty Alleviation Measurements, Taken by the Government of Pakistan: A Sharia Review

* صبغت اللہ خان

** ڈاکٹر محمد فخر الدین

ABSTRACT

Islam is a universal religion and it is a complete code of life. It contain teachings about every aspect of life. It has kept some people rich and some people poor. There is no society on earth where there are no rich and poor people. In the human world, some people will be rich and some people will be poor. Poverty will not be eradicated by force. The path of Islam is separate and distinct from both communism and capitalism. It mentions the rights of rich and poor alike. They also take steps but still poverty is increasing day by day and it is not decreasing. Pakistan is also a state on earth and poor people are also found in abundance in it. The government of Pakistan takes steps to eradicate poverty but still poverty is increasing day by day. The main reason is distance from Islamic economic system. This article mentions the steps taken by the Government of Pakistan and Islamic measures to alleviate poverty.

Key word, Government measurement,Islamic measurement, poverty, Allevation

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تحقیق وعلوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

**لیکچرر، شعبہ تحقیق وعلوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

پاکستان میں غربت کا تاریخی پس منظر

غربت و افلاس ایک معاشی، معاشرتی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اس میں مبتلا لوگ متاثر اور مجبور زندگی گذارتے ہیں اور حتیٰ کہ بھیک مانگنے پر مجبور ہوتے ہیں، معاشرے کا آمن تباہ ہو جاتا ہے، چوری، ڈکیتی اور قتل کا رواج عام ہوتا ہے۔ پاکستان میں غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کے باعث خودکشی کے واقعات میں اضافہ آرہا ہے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق اب تک 204 افراد نے خودکشی کی 113 سندھ میں 56 خیبر پختونخواہ میں 20 پنجاب میں اور 15 بلوچستان میں غربت سے تنگ آکر خودکشی کی۔[1] وفاقی وزیر داخلہ کے مطابق غربت کی وجہ سے گذشتہ برسوں کے دوران 66 ہزار قتل، 16 ہزار خواتین کی عصمت دری، اور 50 ہزار افراد اغواء کرنے کے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر قتل، اغواء، شاہراہوں پر لوٹ مار، چوری، گھروں سے چوری، مساجد سے چوری کے کل 5 لاکھ سے زیادہ وارداتیں رپورٹ کی گئیں۔[2] 1990ء میں وارلڈ بینک کے مطابق پاکستان میں غربت 1.9 بلین تھی۔[3] 1998ء ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے مطابق غربت میں پاکستان 138 ویں نمبر پر تھا۔ 2005 میں غربت کی شرح 22.3 فیصد تھی اور 2007 میں 17.5 فیصد تھی۔[4] عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق 2008ء پاکستان میں 60.2 فیصد آبادی غربت کے شکار ہیں اور 2009ء میں 73 فیصد لوگ غربت کے لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہے تھے۔[5] 2013 میں پاکستان میں غربت کی شرح 51 فیصد تھی 2014 میں 50 فیصد سے زیادہ لوگ غربت کے شکار ہیں۔[6] 2015-16 میں پاکستان میں غربت کی شرح 24.3 فیصد تھی[7] 2017-18 میں پاکستان میں غربت کی شرح 24.3 فیصد برقرار تھی۔[8] 2019-20 میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔[9] 2020-21 میں پاکستان میں غربت کی شرح 39.2 فیصد تھی اور ابھی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔[10] پاکستان میں غربت کے سلسلے میں سات کروڑ ستر لاکھ لوگ خوراک کی کمی کا شکار ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو دو وقت کا کھانا نصیب نہیں ہوتا اور پاکستان کے ایک کروڑوں گھروں میں دن میں صرف ایک بار چولھا جلتا ہے۔ پاکستان کا شمار دنیا کے ان 35 ممالک میں ہوتا ہے جو خوراک کے شدید بحران کا شکار ہے۔ پاکستان کے لوگ اپنی آمدنی کا سو فیصد حصہ اپنی خوراک پر خرچ کرتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ غریب اور تنگدست لوگ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں رہتے ہیں[11]

روئے زمین پر غربت ختم کرنے کے لئے سب حکومتیں کوشش کرتے ہیں اور ہر ریاست کی یہی خواہش ہے کہ ملک میں غربت اور فاقہ نہ ہو اور معیشت کا نظام مضبوط ہو اور لوگ آمن، خوشحال زندگی بسر کرتے ہو غربت ختم کرنے کے لئے ہر حکومت اقدامات کرتے ہیں۔ پاکستان بھی ایک ایسا ملک ہے جس میں غریب لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں اور دو وقت کا کھانا اسے میسر نہیں ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان غربت مٹاؤ کے لئے مختلف

اقدامات کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں تخفیف غربت کے اقدامات 2008تا2013

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام

یہ ایک تخفیف غربت کے حوالے سے مرکزی حکومت کا ایک پروگرام ہے وسیع پیمانے پر پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے جولائی 2008ء میں اس پروگرام کا آغاز ہوا ہے۔2008ء میں اس پروگرام کے لئے 90 بلین بجٹ مختص کیا تھا۔5.4 ملین لوگوں میں تقسیم کیا تھا۔ سمارٹ کارڈ کے ذریعے گھریلوں خواتین کو یہ رقم ٹرانسفر کئے تھے۔2008ء میں 3 ملین پاکستانی فیملی نے اس پروگرام سے رقم وصول کئے۔ پاکستان کے کل آبادی میں 1.5 فیصد آبادی کو یہ رقم پہنچایا۔ شروع میں ہر مستحق گھرانے کو ایک ہزار روپے ماہانہ دیتے تھے 2009ء میں اس پروگرام کو اور بھی وسیع کیا اور اس میں مذید غریب لوگوں کو شامل کئے اس پروگرام کا فنڈ 5 ملین غریب گھرانے کے لئے مختص کیا۔2008ء میں اس پروگرام کے لئے 34 بلین بجٹ مقرر کیا تھا، 9-2008 میں 1.8 ملین فیملی رجسٹر ہوئے اور 15.8 بلین رقم ان میں تقسیم کیا10-2009 میں 70 بلین رقم مختص کیا اور 2.6 ملین فیملی رجسٹر تھے اور 31.9 بلین رقم ان میں تقسیم ہوا11-2010ء میں 70 بلین بجٹ اس پروگرام کے لئے مختص کیا اور 3.1 ملین فیملی رجسٹر تھے اور 30.0 بلین رقم کیا ہے۔12-2011 میں 50 بلین بجٹ اس پروگرام کے لئے مختص کیا اور 3.7 ملین فیملی رجسٹر تھے اور 41.0 بلین رقم تقسیم ہوا ہے۔ 13-2012 بجٹ میں اس پروگرام کے لئے 70 بلین رقم مختص کیا اور 3.7 ملین فیملی رجسٹر تھے اور 42.9 بلین رقم تقسیم کیا ہے۔[12]

اہلیتی کریٹیریا

1۔ ان خواتین کو دیا جاتا ہے جس کا قومی شناختی کارڈ ہو اور زندہ ہو۔

2۔ بیوہ اور طلاق یافتہ عورت کو بھی دیا جاتا ہے۔

3۔ معذور خواتین بھی اس پروگرام کے لئے اہل ہیں

نااہلیت

1۔ پاکستان کے کسی بھی ادارے کا سرکاری ملازم ہو۔

2۔ پینشن یافتہ لوگ بھی اس کے لئے اہل نہیں ہے۔

3۔ خواتین کے گھرانے میں کسی کا بینک اکاؤنٹ ہو۔[13]

وسیلہ حق پروگرام

غربت کے خاتمے کے لئے یہ ایک بہترین حکومتی پروگرام تھا2009/9/15 کو اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت وسیلہ حق پروگرام شروع کیا تھا۔ ابتدائی طور پر10 ہزار خاندانوں کو کاروبار کے لئے 3،3 لاکھ روپے دئے جاتے تھے۔ پھر اسے ماہانہ اقساط میں واپس کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت میٹرک پاس لڑکے اور لڑکیوں کو بھی 3،3، لاکھ روپے بلا سود قرضے دئے جاتے تھے۔ اس پروگرام کا مقصد غریب اور محروم طبقوں کو باحیثیت بنانا ہے۔[14]

وسیلہ تعلیم پروگرام

وسیلہ تعلیم پروگرام کے تحت پرائمری سکول کے بچوں کو ماہانہ 1500 دئے جاتے ہیں جبکہ لڑکیوں کو2000 روپے ماہانہ ملتے ہیں سکینڈری سکول کے بچوں کو ماہانہ 2500 روپے جبکہ سکیڈری سکول کے لڑکیوں ماہانہ 3000 روپے کا وظیفہ ملتا ہے[15]

کسان دوست پروگرام

اس کے تحت دس ہزار چھوٹے کاشتکاروں کو رعایتی ٹریکٹر دئے۔ اجناس کی امدادی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا۔

ہر غریب خاندان کی انشورنس

اس پروگرام میں ہر غریب خاندان کی ایک لاکھ روپے تک لائف انشورنس کی جائے گی۔ اگر کسی خاندان کے کمانے والے شخص کی اچانک موت ہو جاتی ہے تو ان کے خاندان کو 15 دنوں میں ایک لاکھ روپے دی جاتی ہے۔10 لاکھ افراد کو لائف انشورنس دی جاچکی ہے۔[16]

مسلم لیگ ن کے دور حکومت میں تخفیف غربت کے اقدامات 2013 تا 2018

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام

پاکستان پیپلز پارٹی کا دور حکومت جب ختم ہوا اور مسلم لیگ کا دور حکومت شروع ہوا تو مسلم لیگ ن نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو جاری رکھا۔ اس کے لئے بجٹ میں اضافہ بھی کیا،14-2013 بجٹ میں 75 بلین رقم مختص کیا اور 4.6 ملین فیملی اس پروگرام میں رجسٹرڈ ہوئے اور ان فیملی میں 65.1 بلین رقم تقسیم کیا ہے۔15-2014 بجٹ

میں 92 بلین رقم اس پروگرام کے لئے مختص کیا اور 5.0 ملین فیملی اس پروگرام میں رجسٹرڈ ہوئے اور 93.0 بلین رقم ان فیملی میں تقسیم کیا ہے۔ 16-2015 بجٹ میں 102 بلین رقم اس پروگرام کے لئے مختص کیا اور 5.3 ملین فیملی اس پروگرام کے لئے اہل کیا ہے اور 102.0 بلین رقم تقسیم کیا ہے۔ 17-2016 بجٹ میں 115 بلین رقم مختص کیا، 5.4 ملین فیملی اس پروگرام میں رجسٹرڈ کیا اور 115.0 ملین رقم تقسیم کیا ہے۔ 18-2017 بجٹ میں 121 بلین رقم مختص کیا، 5.6 ملین فیملی اس پروگرام میں رجسٹرڈ کیا ہے اور 121.0 بلین رقم تقسیم کیا ہے۔[17]

پرائم منسٹر انٹرن شپ پروگرام

اپریل 2016 میں اس پروگرام کا آغاز ہوا ہے۔ فریش ماسٹر ڈگری ہولڈر کے لئے یہ ایک اچھا پروگرام تھا۔ مسلم لیگ ن نے اس پروگرام کا آغاز کیا تھا بہت سے تعلیم یافتہ اس سے مستفید ہوئے ہیں۔[18]

لیپ ٹاپ سکیم

اس سکیم کا آغاز 23 مئی 2014 میں ہوا ہے۔ 4 فیز پر مشتمل تھا ایک لاکھ لیپ ٹاپ تقسیم کئے۔

پرائم منسٹر ریبر سمنٹ سکیم

جولائی 2015 میں اس سکیم کا آغاز ہوا ہے، پسماندہ علاقوں کے غریب طلباء کے لئے تعلیمی اداروں کا فیس واپس کر دیا۔ 1.2 بلین رقم اس پروگرام کے لئے مختص کیا تھا۔[19]

پرائم منسٹر فری لون سکیم

اس پروگرام کے تحت 20 ہزار سے 50 ہزار تک فری لون کا آغاز کیا تھا ماہانہ اقساط پر ایک سال کے لئے دیتا تھا۔ 3.5 بلین رقم اس کے لئے مختص کئے تھے۔ 1 ملین لوگوں نے اس سکیم سے فائدہ اٹھایا۔[20]

پاکستان تحریک انصاف کے دور حکومت میں تخفیف غربت کے اقدامات 2018 تا اپریل 2022

احساس پروگرام

اس پروگرام کا آغاز 2019 میں وزیر اعظم عمران خان نے کیا اس سے پہلے اس پروگرام کا نام بے نظیر انکم سپورٹ تھا لیکن عمران خان نے تبدیل کیا۔ یہ ایک بڑے پیمانے پر وسیع پروگرام ہے۔ اس کا مقصد غربت کے خاتمے ،غریبوں کا احساس، صحت، تعلیم کا احساس اور مساوات جیسے عوامی اصلاحات اس میں شامل ہیں۔ عوام پر خرچ کرنا اور پسماندہ علاقوں کو ترقی دینا یہ ایک فلاحی ریاست کی طرف قدم اٹھانا ہے 19-2018 بجٹ میں 5.6 ملین فیملی

نے 139.214 بلین رقم وصول کیا ہے۔20-2019 بجٹ میں 180 بلین رقم مستحق لوگوں نے وصول کیا ہے۔21-2020 میں 200 بلین رقم تقسیم کیا ہے۔22-2021 میں 260 بلین رقم مستحق لوگوں نے وصول کیا ہے۔[21] اس پروگرام کے بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔مساوات، حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ترقی کی راہ میں غریبوں کو لے آئے اور انہیں غربت سے نکالے اور تحفظ پر مبنی نظام قائم رکھیں۔

2۔تحفظ،اس کے تحت غریبوں کی مدد،نادار افراد کی کفالت حکومت کی ذمہ داری ہے،پاکستان میں 38.8 فیصد لوگ غربت کا شکار ہیں 24.4 فیصد لوگوں کے پاس بنیادی ضروریات پورا کرنے کی استطاعت نہیں۔

3۔احساس کفالت،اس کے تحت 60 لاکھ خواتین کے مالی تعاون کو یقینی بنانا ہے اس کے لئے تحصیل کی سطح پر مراکز قائم کئے۔حادثات سے متاثرہ عوام اور بیواؤں کی مالی تعاون کرنا ہے۔غربت سے لوگوں کو نکالنا اور خوشحالی کے دائرے میں لانا اس کا مقصد ہے۔ مستحق خواتین کو ماہانہ 2000 روپے اور 6 ماہ بعد 12000 دیتے ہیں[22]

صحت انصاف کارڈ

صحت انصاف کارڈ حکومت کا ایک فلاحی سکیم ہے اس سے بہت سے غریب لوگوں کو فائدہ ملا ہے اور وہ اس پر فری علاج کر سکتا ہے۔ابتداء میں 8 کروڑ افراد کو صحت کی مفت سہولیات دیتا تھا۔اب خیبر پختونخواہ میں ہر شناختی کارڈ ،صحت انصاف کارڈ بھی ہے اور اس میں 10 لاکھ تک کا علاج ہوتا ہے۔68 لاکھ مستحق خاندان صحت کارڈ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔[23]

پاکستان ہاؤسنگ پروگرام

2019ء میں اس پروگرام کا آغاز ہوا اس کا مقصد غریب لوگوں کو آسان اقساط پر ہاؤسنگ کے لئے رقم دیں گے۔

کامیاب جوان پروگرام

2019 میں اس کا آغاز ہوا 10 ہزار سے لیکر 50 لاکھ تک کا قرضہ فراہم کیا جاتا اس کا مقصد بے روزگاری اور غربت سے نمٹنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔8 سال میں واپس کرنا ہوگا[24]

پناہ گاہیں

حکومت نے فٹ پاتھ پر سونے والوں کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کی۔بڑے بڑے شہروں میں پناہ گاہیں تعمیر ہوئے ہیں۔

اس سے غریب لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔[25]

تخفیف غربت کے حوالے سے اسلامی اقدامات

اسلام نہ صرف روحانیت ہے اور نہ صرف مادیت ہے بلکہ دونوں کا حسین سنگم ہے۔ اسلام نے انسان کی دنیوی زندگی فلاح وترقی میں مادیت کے کردار کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اسلامی نظام میں مادیت کو نہایت اعتدال کے ساتھ جگہ بھی دی ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے اور اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں تعلیمات موجود ہے۔ اسلام کے معاشی نظام میں غربت کے خاتمہ کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

بھائی چارہ

اسلام ایک عالمی دین ہے اور اُس کے ماننے والے عرب ہوں یا عجم، گورے ہوں یا کالے، کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں، مختلف زبانیں بولنے والے ہوں، سب بھائی بھائی ہیں اور اُن کی اس اُخوت کی بنیاد ہی ایمانی رشتہ ہے اور اس کے بالمقابل دُوسری جتنی اُخوت کی بنیادیں ہیں، سب کمزور ہیں اور اُن کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی اور سنہری دور میں جب بھی ان بنیادوں کا آپس میں تقابل و تصادم ہوا تو اُخوتِ اسلامیہ کی بنیاد ہمیشہ غالب رہی۔ قرآن کریم نے ایمان والوں کو بھائی سے تعبیر فرمایا ہے، ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَة [26]

ترجمہ: "مسلمان آپس میں ایک دُوسرے کے بھائی ہیں"

نبی اکرم ﷺ نے اخوتِ اسلامیہ اور اُس کے حقوق کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"الْمُسْلِمُ أَخُوْ الْمُسلِمِ، لَا يَظْلِمه وَلَا يَخْذُلُه، وَلَا يَحْقِرُه اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاه الْمُسلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُه، وَمَالُه، وَعِرْضُه "[27]

ترجمہ: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اُسے حقیر جانتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار یہ الفاظ فرمائے: تقویٰ کی جگہ یہ ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان پر دُوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔"

گویا کہ اُخوت و محبت کی بنیاد ایمان اور اسلام ہے، یعنی سب کا ایک رب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین ہے جو کہ دینِ اسلام ہے۔

صدقات

شریعت اسلامیہ نے زکٰوۃ و صدقات کے بارے میں تعلیم دی ہیں کہ غریبوں پر مال و دولت خرچ کرو، اس سے مال پاک بھی ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے معاشرے میں غریب لوگوں کے پاس مال بھی آجاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

" الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ "[28]

ترجمہ، متقین وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں،

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کے بارے میں تعلیم دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ کا ارشاد مبارک ہے

"انفق یا ابن آدم انفق علیک" [29]

اے آدم کے بیٹے اپنی کمائی خرچ کر میں تجھ پر اپنی خزانہ غیب سے خرچ کرتا رہوں گا۔

اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ غریبوں پر خرچ کے بارے میں ترغیب دی ہے۔

محنت کرنا

محنت و مزدوری کے ذریعے روزی کما کر کھانے کی ترغیب دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فاذا قضیت الصلوۃ فانتشرو فی الارض وابتغوا من فضل اللہ" جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ سید مرتضیٰ زبیدی تحریر فرماتے ہیں کہ "ای لا بد للعبد من حرکۃ و مباشرت بسببمن اسباب یتحصل بہ طریق الوصول الی الرزق" [30] یعنی ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جائز اسباب معیشت میں سے کسی سبب اور وسیلہ کو ضرور اختیار کرے کہ جس سے وہ رزق کو حاصل کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "طلب کسب الحلال فریضہ بعد الفریضہ" [31] حلال معیشت طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے فریضہ عبادت کے بعد سب سے بڑا فریضہ ہے۔

کفالت عامہ

فقراء، مساکین اور محروم المعیشت افراد کی مدد کرنا مالدار طبقہ اور حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ غریب لوگ بھی

معاشرے میں خوشحال زندگی بسر کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ " تئو خذ من اغنیا ئھم وترد علیٰ فقراھم "[32] ان کے مالداروں سے صدقات لئے جایئں اور ان کے حاجت مندوں پر صرف کئے جایئں۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے امت کے اغنیاء کو تاکید فرمائی کہ اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں جو معاشی دوڑ میں پیچھے رہ گئی ہوں یا معاشی ناہمواریوں نے انہیں محتاج بن کر دیا ہو ان کی محتاجی کامل کر علاج کریں اور انہیں باوقار زندگی میں اپنا شریک بنایئں۔

تعلیمی وظائف

کفالت عامہ کے تحت تعلیمی وظائف بھی ہیں جو اسلامی تاریخ کے سینہ میں محفوظ ہیں اور آج کے دور کے لئے ایک سبق آموز مثال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ نے اپنے اپنے دور خلافت میں اس شعبہ کا بہت بڑا اہتمام کیا۔ معلمین اور مبلغین کے لئے وظائف مقرر کئے۔ ابن جوزی سیرۃ العمرین میں لکھتے ہیں کہ "ان العمر بن الخطاب و عثمان بن عفان کانا یرز قان المئو ذنین والائمہ،والمعلمین الخ"[33] حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان مئوذنوں، اماموں اور معلمین کو ماہانہ وظائف دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبید فرماتے ہیں کہ" ان عمر بن الخطاب عنہ کتب الیٰ بعض عمالہ ان اعط الناس علی تعلم القرآن"[34] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعض عاملوں کو لکھا کہ قرآن سیکھنے والوں کے لئے وظیفہ مقرر کریں۔ اس حکم پر عاملوں نے سرکاری طور پر طلباء کے لئے وظائف مقرر کئے اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سکالر شپس کے مستحق ہوتے ہیں۔

خوراک کا وظیفہ

اسلامی تاریخ میں خلفاء کے طرز عمل سے خوراک کا وظیفہ بھی معلوم ہوتا ہے اور انہوں نے خوراک کا وظیفہ بھی مقرر کیا تھا۔"قال عمر و اخذ المدی بید والقسط بید انی قد فرضت لکل نفس مسلمۃ فی کل شھر مدی حنطۃ وقسطی زیت وقسطی خل،فقال رجل،والعبد،قال نعم والعبد الخ"[35] حضرت عمر رضی اللہ ایک ہاتھ میں پیمانہ مد لئے ہوئے تھے، دوسرے ہاتھ میں پیمانہ قسط اور فرمارہے تھے میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر مہینہ دو مد گیہوں اور دو قسط روغن زیتون اور دو قسط سرکہ مقرر کردیا ہے۔ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کیا غلام کے لئے بھی، حضرت عمر نے کہا ہاں غلام کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان تبدوا الصدقات فنعما ھی و ان تخفوھا وتئو تو ھالفقراء فھو خیر لکم"[36] اگر تم خیرات ظاہر کرکے دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ فقراء کو پہنچادو تو یہ تمھارے لئے بہتر

ہے۔

معذوروں کی کفالت

کفالت عامہ سے مراد یہ ہے کہ ریاست کے حدود کے اندر بسنے والے ہر انسان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا اہتمام ایک حکومت کی ذمہ داری ہے، اور یہ اہتمام اس درجہ تک ہونا چاہیئے کہ کوئی فرد ان ضروریات سے محروم نہ رہے ان بنیادی ضروریات میں غذا، لباس، مکان اور علاج شامل ہیں چناچہ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ " جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے بعض امور کا نگران بنایا ہے اور وہ ان کی ضروریات اور فقر سے بے پرواہ ہو کر بیٹھ رہا، اللہ بھی اس نگران کی ضروریات اور فقر سے بے نیاز ہو جائے گا"[37] اسوۃ خلفاء سے بھی معذوروں کی کفالت ثابت ہے اور ریاست کی ذمہ داریوں میں شمار کرتے ہیں۔"کان عمر بن الخطاب یطعم الناس فی المدینہ و ھو یطوف علیھم بیدہ عصاء" [38] حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں لوگوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور مدینے میں عصا پھرا کرتے تھے۔ سیرت عمر کے حوالے سے اگر اس کی روح کو وسعت دی جائے تو ریاست ایسے ادارے قائم کر سکتی ہے جو معذوروں، بہرے، اندھے اور مختلف امراض میں مبتلا افراد کے لئے مناسب روزگار، دیکھ بھال اور علاج کا فریضہ سر انجام دیں۔

زرعی اقدامات

اسلامی نظام معیشت میں زراعت کو ایک اہم مقام حاصل ہے، اور ملکی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر حکومت زرعی اقدامات کرتے ہیں تو اسلام نے بھی تعلیم دی ہے امام شاہ ولی اللہ کہتے ہیں کہ " و حمل الزراع علی ان لا یترکوا ار ضا مھملا"[39] کسانوں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کسی قطعہ زمین کو خالی اور بے کار نہ چھوڑیں۔

قرض حسنہ

قرض کے لغوی معنی کاٹنے کے ہیں یعنی اپنے مال میں سے کچھ مال نکال کر کسی دوسرے کو دینا، اسلام میں اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا کئی گناہ کر کے عطا فرمائے گا۔ غریب لوگوں کو صدقات دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دگناہ دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "من زالذی یقرض اللہ قرضا حسنہ فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ"[40] کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو اللہ اسے کئی گناہ بڑھا چڑھا کر زیادہ دے گا۔ اس آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ غریبوں کو قرضہ حسنہ دینا ایک مستحسن عمل ہے۔

حکومتی زمین سے مدد کرنا

زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہے اس میں انسان صرف ایک خلیفہ کی حیثیت سے خرچ کرتا ہے۔اسلام کسی کی ذاتی ملکیت کے خلاف نہیں ہے ملکیت کا درجہ دیتا ہے اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ایسی بنجر اور غیر آباد زمین کسی نے آباد نہ کیا ہو تو اس کو حکومت کسی کی ملکیت میں دے دیں تاکہ وہ اس پر زراعت کرے اور معاشی سرگرمیوں کا حصہ بنے۔اسلام بنجر زمین کے بارے میں کہتے ہیں کہ "من احیا ارضا میتۃ فہی لہ"[41]

نتائج

1۔ تخفیف غربت کے لئے حکومت پاکستان نے اچھی کاوش کی اور حکومتی اقدامات سے بہت سے غریبوں نے فائدہ اٹھایا۔

2۔ تعلیم، صحت اور بنیادی اشیاء ضروریات غریبوں تک پہنچانے کے لئے حکومت نے انتھک کوشش کی۔

3۔بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام،احساس پروگرام اور تعلیمی وظائف مستحق لوگوں تک پہنچانا حکومت کا احسن اقدام ہیں۔

4۔خلفاء راشدین کے طرز عمل سے بھی غریبوں کو حق دینا ثابت ہوا ہے۔

5۔اسلام نے بھی غریبوں کے حقوق اور غربت سے نکالنے پر زور دیا ہے.

6۔اسلام نے غریبوں کے حقوق کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔

References

[1].https://www.dw.com/ur/%D9%BE%D8%A7%DA%A9%D8%B3%D8%AA%D8%A7%D9%86-%D9%85%DB%8C accessed on 11/4/2002

[2] bbc.com/urdu/interactivity/debate/story/2005/04/printable/050426-crime,Pakistan yourview.accessed on 11/3/2022

[3] .http://www.worldbank.org.poverty>overview 12/6/2021,accessed on 14/4/2022

[4] bbc.com /urdu/Pakistan/2013,1407,economic,survey,15/4/2013-accessed on 11/3/2022.

[5] .http://wdi.worldbank.org .poverty / table/28-accessed on 11/1/2022

[6] .bbc.com/urdu/Pakistan/14/6/2014,140602. Economic survey.accessed on 11/2/2022

[7] .http:// databank.world bank.org>data >poverty,accessed on 5/2/2022.

[8] .http://borgenproject.org>tag>poverty,economic,survey-in-pakistan,accessed on 16/2/2022.

[9] http:// databank.world bank.org>data >poverty,accessed on 5/2/2022.

[10] http:// databank.world bank.org>data >poverty,accessed on 5/2/2022.

[11]۔میاں محمد آشرف،غربت،مکتبہ ،قدوسیہ،لاہور،2005،ص 73

[12] . http://www.finance.gov.pk>economic survey2008-13,accessed on 3/4/2022

[13] .http://bisp.gov.pk/banzir-income-support,accessed on 12/3/2022

[14] . http://www.urdupoint.com>livenews>4.accessed on 11/2/2022.
[15] .http://www.wikipedia.org/wiki/123.accessed on 23/3/2022
[16] .http://www.bbc.com>urdu>2011/04.accessed on 11/3/2022
[17] .http://www.finance.gov.pk>economic survey,2013-18,accessed on 3/4/2022
[18] .http://pmnls.hec.gov.pk>accessed on 11/3/2022
[19] .http://www.hec.gov.pk> accessed on 11/4/2022
[20] .http://www.redpk.org>primeminister-interest free loan. Accessed on 23/4/2022
[21] . http://www.finance.gov.pk>economic survey,2018-2022,accessed on 3/4/2022
[22] Ministry of poverty Allevation and social safety,government of Pakistan.accessed on 15/3/2022,pass.gov pk/detail-f940ad3f-95a3-4c5a.
[23] .Ministry of health Khyber pakhtunkhwa,sehat sahult .com .pk. accessed on 11/2/2022
[24] http://kamyabjawan gov.pk>kjhome,accessed on 11/3/2022

[25] Ministry of poverty Allevation and social safety,government of Pakistan.accessed on 15/3/2022,pass.gov pk/detail-f940ad3f-95a3-4c5a.

[26]۔ الحجرات:10

[27]۔ مسلم بن حجاج القشیری، (م 261ھ) الجامع الصحیح المسلم، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1999، باب تحریم ظلم المسلم، ج2، رقم الحدیث، 317

[28]۔ البقرہ:3

[29]۔ بیھقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبیر، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1998، رقم الحدیث 315، کتاب الصدقاۃ

[30]۔ الزبیدی، سید مرتضیٰ، شرح احیاعلوم الدین، اتحاف السادۃ المتقین، دار الفکر، للنشر والتوزیع، قاھرہ، مصر، 1999، ص، 218

[31]۔ برھان پوری، علامہ علاؤالدین، علی التقی بن حسام الدین، کنز العمال، دائرۃ المعارف، حیدر آباد، انڈیا، 1991، رقم الحدیث، 4167۔

[32]۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1999، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث، 3112

[33]۔ ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی بن محمد، سیرۃ العمرین، مطبعۃ الرحمانیہ، قاھرہ، مصر، 1968، ص 165۔

[34]۔ امام ابو عبید، قاسم بن سلام، کتاب الاموال، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1998، ص 262

[35]۔ علامہ بلاذری، آحمد بن یحیٰ بن جابر، فتوح البلدان، مطبعۃ الرحمانیہ۔ قاھرہ، مصر، 1999، ص 136

[36]۔ البقرہ:271

[37]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن ابی داؤد، دار الفکر، بیروت، لبنان 1968، باب مایلزم الامام، 314

[38]۔ دھلوی، امام شاہ ولی اللہ، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مکتبۃ الرحمانیہ، انڈیا، 1992، ج2، ص 153

[39]۔ دھلوی، امام شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، مکتبۃ الرحمانیہ، انڈیا، 1992، ج1، ص 44

[40]۔ البقرۃ:245

[41]۔ ترمذی، محمد بن عیسی، السنن الترمزی، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1991، باب احیا ارض الموات، رقم الحدیث، 1378